کے لیے کتنے ہی الگ ہوں، اور وہ موت جس کا ان کے حق میں انکار کیا گیا ہے وہ موت بمعنی فنا اور عدم ہے نہ کہ موت بمعنی معروف۔

اس برزخی زندگی کی نوعیت، جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا، ہر ایک گروہ کے حق میں الگ ہے۔ ایک زندگی کفار و فجار کی ہے، مگر وہ حوالاتیوں کی سی زندگی ہے جس میں ان کے لیے عذاب ہی عذاب ہے، انعام و اکرام کا کوئی پہلو اس میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سنواتا ہے مگر کوئی خوشخبری نہیں بلکہ اس طرح کی باتیں جیسی کہ مقتولین بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنوائیں تاکہ ان کے الم میں اور اضافہ ہو۔ ان میں سے اگر کچھ لوگ دنیا میں پوجے جاتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی سماعت کا کوئی موقع ان کو نہیں دیتا تاکہ اس سے وہ کوئی راحت نہ پا سکیں۔ بخلاف اس کے انبیاء اور اولیاء اور شہداء و صالحین کی زندگی عالی قدر مہمانوں کی سی زندگی ہے جو فیصلۂ آخرت سے پہلے ہی میزبانی کے نعائم سے سرفراز ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے راحت اور لطف کے سامان فراہم کر رہا ہے اور تکلیف دینے والی ہر چیز سے ان کو محفوظ رکھ رہا ہے۔ انہیں جو کچھ سننے کا موقع دیا جاتا ہے وہ اہلِ دنیا کے سلام و درود ہیں، نہ کہ وہ مشرکانہ باتیں جو جہلاء اُن کے بارے میں کرتے ہیں، کیونکہ وہ ان کو رنج ہی پہنچانے والی ہونگی نہ کہ خوش کرنے والی۔

اس تشریح کے بعد مجھے امید ہے کہ آپ کو آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی کے درمیان کوئی تعارض محسوس نہ ہو گا۔ دونوں جگہ ایک ہی حقیقت کے دو مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں، مگر چونکہ ان کی درمیانی کڑی کہیں تصریحات میں مذکور نہیں ہے اس لیے بظاہر ان میں تعارض نظر آتا ہے۔ تمام بیانات کو جمع کر کے بغور پڑھا جائے تو درمیانی کڑی اُنہی کے بین السطور سے مل جاتی ہے اور ظاہری تعارض رفع ہو جاتا ہے۔

"ترجیحی حصص"

سوال۔ بندہ کالونی ٹیکسٹائل مل کا حصہ دار ہے۔ ہر سال منافعہ کی رقم وہی آتی رہی ہے جو پہلے سال آئی تھی۔ اس دفعہ میں نے مل مذکور کے دفتر سے معلوم کیا کہ کیا وجہ ہے کہ منافع ایک ہی رقم پر موقوف ہے۔ جواب ملا "آپ کے ترجیحی حصص"۔ ترجیحی حصص پر خسارہ کا کوئی امکان نہیں۔ اُن پر ہمیشہ ایک ہی مقررہ